معہ ضمیمہ | کس چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۰ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی | پیشگی (للعہ)

جلد ۸ | مورخہ ۹ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم اپریل ۱۹۰۹ء مطابق ۲۰ چیت ۱۹۶۲ | نمبر ۲۳

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

رپورٹ دورہ اڈیٹر

نمبر ۴

(سلسلہ کیواسطے دیکھو بدر مورخہ ۲۵ مارچ جلد ۸ نمبر ۲۲)

فیض اللہ چک

وہرم کوٹ بگہ سے براہ بٹالہ ریل میں فیض اللہ چک پہونچا جہان آنے کیواسطے ڈاکٹر فیض قادر صاحب و حافظ نور محمد صاحب پہلے سے اصرار کر چکے ہوئے تھے اسجگہ دو دفعہ وعظ ہوا ایک اسی دن بعد نماز مغرب دوسرا جمعہ کے دن۔ میرا ارادہ یہان صرف ایک رات ٹھہر کر صبح سویرے امرتسر جلنے کا تہا۔ مگر احباب نے اصرار کیا کہ جمعہ اسی جگہ پڑہا جاوے اسجگہ ایک بہت بڑی فراخ مسجد احمدیوں کے قبضہ مین ہے جسکو دیکھہ کر دل بہت خوش ہوتا ہے اور بانی مسجد کیواسطے بے اختیار دل دعا کرتا ہے بانی کا یہ کام صدق نیت پر مبنی معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسجد اس سلسلہ حقہ کے استعمال کیواسطے خدا تعالے نے ان ایام مین خاص کر دی ہے یہان مدت ہوئی پہلے اخویم شیخ یعقوب علی صاحب و برادرم منشی فضل الرحمان کی تحریک سے ایک انجمن احمدیہ قائم ہوئی تہی مگر صرف وقتی چندہ ہو کر پھر کوئی کاروائی نہ ہوتی تہی اس واسطے باقاعدہ انجمن بنائی گئی رجسٹر کھولے گئے۔ شیخ عظیم اللہ صاحب سکرٹری اور ان کی امداد کے لئے منشی فضل دین صاحب نائب سکرٹری مقرر ہوئے اور حکیم جمال الدین صاحب پریزیڈنٹ مقرر ہوئے جب پہلے انجمن مقرر ہوئی تہی تو منشی شاہ دین صاحب پٹواری پریزیڈنٹ مقرر ہوئے تھے منشی صاحب موصوف ایک نیک دل عابد آدمی ہین مگر چونکہ بہ سبب کثرت اشتغال ملازمت وغیرہ کم فرصت ہین اس واسطے اب یہ خدمت حکیم صاحب کے سپرد ہوئی اس جگہ ایک مدرسہ شاخ مدرسہ قادیان ہے اس کا معائنہ کیا گیا پانچ جماعتین مدرس صاحب پڑہاتے ہین قریباً سب مضامین مین لڑکے اچھے ہین۔ ڈرل اور جمناسٹک مین بالخصوص بہت ہوشیار ہین۔ مدرسہ کو مکان ڈاکٹر فیض قادر صاحب نے دے رکہا ہوا ہے اس جگہ کے دوستوں کی امداد سے بدر کیواسطے تین نئے خریدار ہوئے جنمین سے ایک بیرونی صاحب تھے۔ ۱۲ مارچ کی شام کو مین فیض اللہ چک سے امرتسر گیا۔ راستہ مین بازید چک مین چودہری احمد علی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ جنڈیالہ سٹیشن تک ساتھ آئے۔

ضلع امرتسر

اس پر ضلع گورداسپور کا دورہ گویا ختم ہوا اور ۱۲ مارچ ۱۹۰۹ء کو بعد نماز مغرب مین داخل امرتسر ہوا۔ یہان میری ڈاک قریباً دو ہفتہ سے برادر میان نبی بخش صاحب رفوگر کے مکان پر جمع ہو رہی تہی اس کے پڑہنے اور جواب لکہنے مین ایک دن صرف ہوا اس کے بعد مین گرد و نواح کے دورہ کے واسطے نکلا اور سب سے اول مجلانہ الہ مین پہنچا جہان جماعت کے معزز دوست چودہری الہداد خانصاحب نمبردار ہین جن کی ہمت سے یہان ایک بڑی عمدہ فراخ نئی مسجد صرف جماعت احمدیہ کی بنائی ہوئی ہے۔ جسمین ایک کنواں بھی ہے۔ یہان دو دفعہ وعظ ہوا۔ اسی جگہ لالہ چوہڑمل صاحب کی بہی ملاقات ہوئی جن کے مضامین دربارہ تائید سلسلہ حقہ احمدیہ کئی بار اخبار بدر مین چھپ چکے ہین اور ناظرین ان کے نام سے بخوبی واقف ہین یہان کی انجمن کا کام چودہری الہداد خان صاحب ہی کرتے تھے مین نے رجسٹر باقاعدہ بنا دیا ہے مگر چندہ کی تجویز سالانہ ہے کیونکہ جماعت کے لوگ اکثر بہت غریب ہین لالہ چوہڑمل صاحب بہی دینی خدمات مین مالی امداد کو سعادت سمجہتے ہین۔

جنڈوال

مجلانوالہ سے مین جنڈوال کو چلا چودہری الہداد خان صاحب بہی میرے ساتھ ہوئے راستہ مین ایک جگہ بگہ کلان ہے وہان چند گھنٹہ قیام کیا کیونکہ اس جگہ ایک گہر احمدیون کا ہے ایک کا نام رحمت اللہ ہے جو شاہ گر ہے ایک ان کے چچا ہین۔ اس جگہ مجہے

اسماء نویسی احمدیان

خیال آیا کہ جہان جہان مین جاتا ہون۔ اگر وہان کے احمدی جماعت کی اسماء نویسی مع عمر۔ قومیت اور آمدنی و چندہ لکہہ لی جائے تو یہ کام مین بہ آسانی کر سکتا ہون اور اگرچہ یہ فہرست مکمل نہ ہوگی کیونکہ میرا جانا ہر ایک گاؤن مین نہین ہے تاہم بہت کچہہ فائدہ اس فہرست سے انشاء اللہ پہونچ سکیگا اس واسطے فوراً فہرست کے واسطے ایک کاپی بنائی گئی جسمین سب سے اول الہداد خان صاحب کا نام لکہا جو فال نیک ہوا کیونکہ اللہ کے نام سے فہرست شروع ہوئی۔ مجلانوالہ کی فہرست مکمل کرنے کے بعد بگہ کلان کی فہرست بنائی گئی اور اسی طرح باقی مقامات کی فہرست بہی جہان تک ہو سکیگی بنتی چلی جاویگی۔

سرکاری حکام کی شہادت

جنڈوال کے ذیلدار محمد خان صاحب جو یہان کے قدیم وفادارون مین سے ہین

اور اس علاقہ کے رؤسا میں سے ہیں۔ جماعت احمدیہ میں شامل ہیں وہ ہمیشہ حکام ضلع ڈپٹی کمشنر وغیرہ کو نہایت صفائی اور راستی کیساتھ سلسلہ حقہ کے حالات سے آگاہی دیتے رہتے ہیں جس کے سبب حکام ان کی دیانتداری اور راستبازی کے قائل ہیں ان کی ذیلداری کی تقرری کیوقت جو کچھ صاحب ضلع میکے گن صاحب نے ان کیمتعلق ۱۹۰۴ء میں لکھا تھا اس کا ترجمہ میں درج ذیل کرتا ہوں تاکہ بعض نادان جو ظن کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ میں داخل ہونے سے شاید کوئی انگریزی افسر ناراض ہوتا ہو ان کو معلوم ہو جائے کہ ایسا خیال باطل ہے بلکہ جن لوگوں نے صفائی کے ساتھ سلسلہ کے حالات اصلی سے اپنے حاکموں کو باخبر کر دیا ہے انکی پہلے سے بھی زیادہ قدر و منزلت ہوئی۔ خان صاحب کے متعلق لکھتے ہیں۔ خان صاحب محمد خان اعلیٰ عزت والا آدمی ہے اس کے پاس پولیس اور تعلیمی محکمہ کی کثیر التعداد تائیدی سندیں ہیں اور لوکل بورڈ کا ممبر ہے مسٹر کننگھم نے اس کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ اعلیٰ اخلاق کا خوب مستقل مزاج آدمی ہے اور کرنل لینگ صاحب کا بیان ہے کہ وہ ایک مشہور و معروف لائق پرانا نمبردار ہے اور ایک بڑا بھلا مانس آدمی ہے ہمیشہ حسن انتظام کی طرفداری کرتا ہے اور حکام وقت نے ہر طرح سے اس سے امداد حاصل کی ہو۔ مسٹر کننگھم نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ شخص تحصیل میں قریباً سب سے زیادہ عمدہ آدمی ہے لائق۔ نہایت معزز۔ صاف گو اور مفید آدمی ہے۔ میں اسے دو سال سے جانتا ہوں اور جو کچھ اس کے متعلق اوپر کہا گیا ہے اس کے ساتھ متفق ہوں۔ الغرض خان صاحب اپنی دیانتداری کے سبب اس علاقہ میں بہت مشہور ہیں ان کی دیانت امانت زبان زد خلائق ہو رہی ہے بعض مقدمات میں وہ کمیشن مقرر ہوتے ہیں کسی ایک مقدمات کے قصے وہاں کے لوگوں میں مشہور ہیں کہ کئی کئی سو روپیہ فریقین نے خان صاحب کو دیا مگر انہوں نے ایک پیسہ تک نہیں لیا اور ہمیشہ مقدمات کا انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا۔

تشحیذ الاذہان محمد خان صاحب ذیلدار نے سنایا کہ میں نے حضرت کی وفات سننے کے بعد ... خواب میں آپ کو دیکھا کہ نہایت خوش الحانی سے فرماتے ہیں۔ یہ جلسہ ہے آج نظم تشحیذ الاذہان کا۔" اس فقرہ کی تعبیر تو ظاہر ہے۔ کہ تشحیذ الاذہان کے معنے ہیں۔ ذہنوں کا تیز کرنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد آپ کی جماعت جس کے اذہان آپ کی روحانی تربیت کے ماتحت تیز ہوئے تھے۔ اس کو پھر حضرت خلیفۃ المسیح کے ماتحت ایک ہی سلک میں منتظم کیا گیا اور اس کے واسطے ایک جلسہ منعقد ہوا۔ میں نے خان صاحب موصوف کو تاکید کی کہ اس الہام ربانی کی عزت کے واسطے آپ کو رسالہ تشحیذ الاذہان بھی خرید کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس میں یہ لفظ آیا ہے چنانچہ انہوں نے منظور فرمایا ہے۔

حضرت علی بھی ہوتے تو مسیح موعود کی عزت کرتے خان صاحب نے ایک ذکر سنایا کہ اس طرف چند شیعہ تھے وہ ہمیشہ گالیوں کے خطوط حضرت مرزا صاحب مرحوم و مغفور کو لکھا کرتے تھے آپ کسی خط کا جواب نہ دیتے صبر سے خاموش ہو رہتے جب ان کے بہت سے خطوط پہونچے تو انہوں نے ایک خط ان کو لکھا جس میں انکو نصیحت کی کہ اس قدر دشنام دہی سے کیا فائدہ تم اس قدر بے ادبی سے پیش آتے ہو حالانکہ اس وقت حضرت علیؓ ہوتے تو وہ بھی عزت کرتے اس پر وہ لوگ بہت ہی برافروختہ ہوئے پھر کسی موقعہ پر حضرت مرحوم کے ساتھ ان کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے شکایت کی کہ آپ نے حضرت علی کی بے ادبی کی جو ایسے الفاظ ان کی نسبت لکھے حضرت نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو لوگ دین کی خاطر جہاد میں کوئی ادنیٰ حصہ لیتے تھے ان کی بھی بڑی عزت کی جاتی تھی تو ہم جب رات دن دین اسلام کی خدمت میں مصروف ہو رہے ہیں ہماری عزت کیوں نہ کی جاتی۔ جستر وال میں تین دفعہ وعظ کیا گیا دو نومریدین کا خط بیعت حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ارسال ہوا۔

مجیٹھہ جستر وال سے عاجز مرکو روانہ ہوا۔ محمد خان صاحب کوئی تین میل تک ساتھ آئے وہ وہ مقام ہے جہاں مولوی ثناء اللہ صاحب کا مباحثہ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب ایڈیٹر رسالہ تعلیم الاسلام یعنے تفسیر القرآن سے ہوا تھا۔ اس مقام کے دوست میاں محمد یعقوب کے پاس ٹھہرے جو مخدومی میاں محمد یوسف صاحب اپلیکیشن مردان کے بھائی ہیں میاں صاحب موصوف نے اپنے مکان پر رات کو وعظ کرایا۔

ملاؤں کا سٹرائک ناظرین نے ہر ایک پیشہ ور کا سٹرائک سنا ہوگا۔ دھوبی۔ بہشتی۔ مزدور وغیرہ تو سٹرائک کیا ہی کرتے ہیں مگر اس گاؤں میں ایک عجیب بات سننے میں آئی ہے یہاں کے ملاؤں نے ملکر سٹرائک کیا تھا کہ کوئی مسجد میں اذان نہ کہے۔ نماز نہ پڑھائے گویا یہ کام پیسوں ہی کی خاطر تھا اللہ تعالیٰ کے لئے نہ تھا۔ اس زمانہ کے ملاؤں کی حالت کا اس سے بخوبی اظہار ہوتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ملاں لوگ اپنے پیشہ میں دھوبی بہشتی سے بھی گئے گذرے نکلے کیونکہ سنا گیا ہے کہ سٹرائک چند روز سے زیادہ چل نہ سکا۔ آپس کی نااتفاقی کے سبب جلد ختم ہو گیا اللہ تعالیٰ ان کے حال پر رحم کرے۔

ماموروں کے حق میں بدگوئی کا نتیجہ اس جگہ ایک عبرت انگیز واقعہ سننے میں آیا ایک ملاں نے مشہور کر رکھا کہ مرزا صاحب کو (نعوذ باللہ) جذام ہو گیا ہے اور منہ سیاہ ہے اور کسی سے ملتے نہیں منہ پر ہر وقت کپڑا رکھتے ہیں جب اس نے یہ امر لوگوں میں مشہور کیا تو تھوڑے ہی عرصہ میں غیرت ربّی اپنے بندے کیواسطے جوش میں آئی اور اس بدبخت بدگو ملاں کی ایسی شامت آئی کہ اس کے سارے بدن پر پھوڑے نکلے اور اس کا منہ سیاہ ہو گیا وہ گھر کے اندر چھپ کر بیٹھ گیا جب کوئی ملنے آتا تو منہ پر کپڑا کر لیتا اس نے بہترا چاہا کہ کسی ڈاکٹر کا علاج کرائے مگر کوئی ڈاکٹر بھی میسر نہ آیا اور اسی حالت میں کئی روز عذاب پاتا ہوا مر گیا خدا کی شان عجیب ہے اور اس کے غضب سے ڈرنا چاہیئے خدا کے پیاروں کے حق میں بے باکی سے منہ کھولنا گویا اپنی موت کی طیاری کرنا ہوتا ہے خدا اپنے دوستوں کے ساتھ ہے جو اس کے فرستادہ سے دشمنی کرتا ہے خدا اس کا دشمن بن جاتا ہے یہ بڑی خوف کا مقام ہے۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

متفرق نوٹ

۱۔ حضرت اُمّ المومنین علیہا السلام مع تینوں صاحبزادوں کے ہمراہ بچوں کے لئے بغرض تبدیل آب ہوا دہلی تشریف لیگئی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بخیر و عافیت واپس لائے صاحبزادہ محمود احمد صاحب پہلے لاہور الاخوان کے جلسہ میں شامل ہوئے اب بارہ وفات پر انشاء اللہ لاہور لیکچر دینگے

۲۔ مولانا امیر المومنین اور آپکے اہل بیت بخیریت ہیں فاضل احسن اپنے وطن امروہہ میں ہیں۔ مخدومی مولوی محمد علی صاحب بہت سی قومی دار و ں کے کاموں کو بوجہ حسن ادا انجام دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے

۳۔ مکرمی مفتی محمد صادق صاحب ضلع امرتسر کے دورہ سے فارغ ہو کر اب کپورتھلہ جاتے ہیں آپ باوجود ضعف و نقاہت کے دورہ پھر رہے ہیں۔ اللہم ایدہ بنصرہ العزیز۔ (۴) مضمون مسئلہ وراثت مطبوعہ ۵ مارچ کی نسبت جناب ایڈیٹر صاحب رقمطراز ہیں کہ مجھے آپکے ریمارک سے اتفاق نہیں خاتون عصمت کی رائے درست ہے۔ (۵) جو صاحب بلعہ پر اخبار نہیں لے سکتے وہ اپنی غریبی کی سند کے ساتھ ۶ منی آرڈر بھجوا دیں

مکتوبات امیر المومنین

ایک طالب حق کے نام

جہان تک مین نے غور کیا ہے جناب کا دل حق کا طالب ہے۔ اور حق کی پیاس رکہتا ہے مگر عادات و رسومات ۔ مدت کے خیالات نفسانی اغراض اور نادانون کی مجالست اور تند و تیز طبیعت والے انسانون کی تصنیف ایک شریف الطبع انسان کو مشکلات مین ڈالدیتی ہے ورنہ حق کا پانا سہل ہے میرے نزدیک حضرت نبی کریم محمد رسول اللہ کی سوانح عمری قرآن کریم ہی ہے قرآن آپکے دل اور کلام اور افعال کا نقشہ ہے۔ مجہو یہ کامل یقین ہے کہ ہر ایک انسان کا ایک لمبا کلام جو رنج و راحت اور عسر و یسر سفر و حضر صلح و جنگ مین ہوگا اس شخص کے دلی حالات کو کیونکر مخفی رہنے دیتا ہے ہم نے سماج کی دعوت لاہور مین قبول کی اور سنا جو سنا اس پر مرزا نے ایک چشمہ معرفت کتاب لکہی ہے جو مرسل خدمت ہے ۔ نیز میرے دل کا نقشہ آپ کو نور الدین و تصدیق براہین احمدیہ سے ملیگا آپ ان تینون کتابون کو ایک نظر دیکہ لین۔ پھر انشاء اللہ ایک آسان راہ پر کرتی اور تاریخ پر نکل آوے گی اور اگر تہوڑا وقت ملاقات کے لئے نکال لین تو غالباً مفید ہوگا۔ والسلام

آپکا شائق نور الدین ۔ ۸ ۔ جنوری ۱۹۰۹ء

۲ - آپ استغفار - لاحول - درود شریف - الحمد کی کثرت رکہو مگر سب کچہ بلحاظ معنی ہو۔

اور مین بہی دعا کرونگا۔

(۲) کشائش روزی کے لئے سورہ نوح مین استغفروا ربکم کا ترجمہ غور سے پڑہو کیا نتیجہ وہان درج ہے وہ پر سچ ہے۔

(۳) یہ جواب مین نے اپنے ہاتہ سے لکہا ہے اور میرے دل کا نقشہ ہے۔

(۴) جماعت احمدیہ کا پابند سنت جماعت کے عقائد کا پابند ہو۔

ا - کسی صحابی کو شیعہ کی طرح برا نہ کہے کسی اہل بیت کی خوارج کی طرح بدگوئی نہ کرے۔

ب - جو شخص مسیح و مہدی کو نہین مانتا وہ مسلمان مسیح و مہدی کا منکر ہے۔ آخرت مین اس کے ساتہ کیا معاملہ ہوگا اول اسکو اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے ۔ اور کون جانے ۔ ہم اس کیساتہ وہی معاملہ کرینگے جو پہلے مسیح موسوی کے منکرون سے اور ابو بکر و عمر جیسے منکرون کے ساتہ ہمارے معاملات ہین پہلے مسیح و مہدی کے منکرون کے پیچھے بہی مین تو نماز نہین پڑہتا اور نہ کوئی احمدی ایسے کی اقتدا کرتا ہے

ج - اس جماعت کے اغراض عملاً مسلمان بننا - قرآن کریم اور سنت ثابتہ کا اقتدار کرنا۔

د - بعض ضروری رسائل آپ کو مرسل ہین (۲) وظائف کا ذکر نمبر امین کر دیا ہے اس سے زیادہ سبحان اللہ و بحمد اللہ سبحان اللہ العظیم اور قرآن مجید ہے۔

میرا محبوب خدا تہا مجھ معلوم نہ تہا

رات کے ایک بجے آشفتہ مزاج اکمل کی آنکہہ کہل گئی دل مین ایک غیر معمولی جوش تہا اور دماغ مین خیالات کا تموج اسوقت یہ نظم لکہی گئی۔ جسمین انسان کی اس حالت کا ذکر ہے جب وہ ناکامیون اور سو مہریون کے متواتر تجربون سے اس دنیا کی ہر ایک دل بہلانے والی اور چند روزہ فائدہ پہنچانے والی چیز کو فانی اور غیر مستقل سمجہ کر حسن و احسان کے اصل سرچشمہ محبوب حقیقی کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

عارضی رنگ بقا تہا ہمیں معلوم نہ تہا
سرمۂ چشم فنا تھا - ہمیں معلوم نہ تہا

دل لیا پہلے تو پھر دولتِ ایمان چھینی
دلربا - دین ربا تھا مجھے معلوم نہ تہا

پیدا ہونے کے یہ معنی ہین فنا اب ہونگی
جیتا پیغامِ قضا تھا مجہو معلوم نہ تہا

پیٹ پھیرا گیا سیپون کا یتیمون کے سبب
پرورش کا یہ صلا تہا مجھے معلوم نہ تہا

مہ و خور دیکھ کے کہتا ہون انہی ہو رو نین
وہ مرا نور چھپا تہا مجھے معلوم نہ تھا

جس پہ چھپے امر یہ خورشید نہاں ہو ہو کے
روشنی ڈال رہا تہا مجہو معلوم نہ تہا

حلقۂ گیسوئے پیچاں مین پھنسا طائرِ دل
یہ بھی اک دامِ بلا تہا مجہو معلوم نہ تہا

آن کی آن مین جو بام فلک پر پہونچے
آہ کا تیر رسا تہا مجھے معلوم نہ تہا

جسنے فردوس مین پائی ہے حیات ابدی
کشتۂ تیغ ادا تہا مجھے معلوم نہ تہا

حُسن کے پردے مین تہا حُسن دل افروز
یار مین یار چھپا تہا مجھے معلوم نہ تہا

ہان خموشی مین تجلی کی - تہی خدا کی آواز
قبلہ اک قبلہ نما تہا مجھے معلوم نہ تھا

خون پر خون ہوا آرزوؤن کا میری
دل بھی گنج شہدا تہا مجہو معلوم نہ تہا

داغ پر داغ دئے لالہ رخون نے اتنے
سینہ مین باغ کھلا تہا مجھے معلوم نہ تہا

بت تو مخلوق ہین اور پیار کے قابل ہے اصل
خالق ارض و سما تہا مجھے معلوم نہ تہا

اک خزانہ کی حفاظت کے لئے اللہ سے
افعیٔ زلف سوتا تھا - مجھے معلوم نہ تہا

کچھ تعلق ہی مجاز اور حقیقت مین نہین
وہ جُدا تہا یہ جُدا تہا مجہو معلوم نہ تہا

جن عزیزون سے توقع تھی وفا کی ہر ایک
بانیٔ جور و جفا تہا مجھے معلوم نہ تہا

سخت نادانی تہی مین نے جو کہا "یہ میرا"
جو مرا تہا وہ ترا تہا - مجہو معلوم نہ تہا

بعد مدت کے یہ سمجہا ہون کہ آئینِ جہان
ہمہ تن دیر و دغا تہا مجھے معلوم نہ تہا

آکے جلوت مین نہین پایا بجز رنج و الم
اُسی خلوت مین مزا تہا مجھے معلوم نہ تہا

رات دن مجمعِ احباب سے گہر رہنا
اس سے اک حشر بپا تہا مجھے معلوم نہ تہا

مذہبِ عشق مین کچہ شغلِ مے و مینا بھی
حج اکبر کا منا تہا - مجھے معلوم نہ تہا

گاہے گاہے نگہ لطف کرم کا پڑنا
ایک تمہیدِ جفا تہا مجھے معلوم نہ تہا

جس نے موسیٰ کو کیا غش وہ ترا ہی اے دوست
جلوۂ ہوش ربا تہا مجھے معلوم نہ تہا

کشتیٔ عمر نہ گردابِ بلا مین آتی
ناخدا میرا خُدا تہا مجہو معلوم نہ تہا

پرتو خالِ سیاہِ رُخِ محبوبِ ازل
زہرۂ پُر ضیا تہا - مجھے معلوم نہ تہا

یونہی اکمل مین رہا شیفتۂ حُسنِ بتانؒ ؎
میرا محبوب خدا تھا مجھے معلوم نہ تہا

؎ دنیا کی ہر ایک دل لبھانے والی چیز۔

ایڈیٹوریل

(اپریل فول) تعلیم یافتہ پارٹی میں اپرل فول ایک مشہور لفظ ہے۔ اپرل کی پہلی تاریخ کو تمام وہ جذبات جو ہمارے انگریزی خوان نوجوانوں کے سینے کے اندر مخفی ہوتے ہیں باہر نکل آتے ہیں اس تاریخ کو مہذب سے مہذب آدمی کسی کو اپنے جھوٹ سے غلط فہمی میں ڈالکر دھوکا دینا اپنی جنٹلمینی کے لئے مایہ ناز و سرمایہ اعزاز سمجھتا ہے۔ قسم قسم کے تمسخر کئے جاتے ہیں اور دوستوں سے کچھ ایسے مذاق ہوتے ہیں کہ اگر وہ کسی اور تاریخ میں کئے جاتے تو وہ شخص مہذب سوسائیٹی سے خارج کر دیا جاتا۔ انگریزوں کی دیکھا دیکھی یہ رسم ہمارے نوجوانوں میں بھی رائج ہو گئی ہے۔ لیکن ہر چہ گیرد علتی علت شود کی باعث اس میں اتنی خرابیاں آگئی ہیں کہ تمام قسم کے گند اس میں جمع ہوتے جاتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ ایک پاکباز انسان اپنے لئے کوئی وقت نجاست خوری کا بھی رکھے۔ جھوٹ ایک نجاست ہے جس سے پاک دل راستباز ایسی ہی نفرت کرتا ہے جیسی ہر قسم کی نجاست سے ایک سلیم الفطرت انسان۔ چونکہ حد سے بڑھے ہوئے تمسخر کا (جسمیں کسی دوسرے کا نقصان بھی ہو جائے) انجام اچھا نہیں ہوتا اس لئے میرے نزدیک یہ شیوہ تہذیب نہیں بلکہ ایک مومن انسان سے بالکل بعید ہے کہ وہ ایسی لغویت میں شامل ہو۔ ہاں کسی جائز حد تک ایسے دن سے یہ فائدہ اٹھالینا کہ بعض ایسے خیالات جو عام طور پر ظاہر نہیں کئے جا سکتے اس پیرایہ میں ظاہر کر لئے جاویں تو غالباً قابل معافی تصور کئے جا سکیں مگر پھر بھی میں تو یہی کہوں گا۔ اثمھما اکبر من نفعھما۔ اس کی مثال ہمارے موجودہ اخبار نویسوں میں سے مکرمی منشی سراج الدین احمد صاحب ایڈیٹر زمیندار کرم آباد کی ذات بابرکات میں موجود ہے۔ آپنے ان دنوں جب [illegible] کو توجہ سے ایڈٹ کیا کرتے تھے۔ جب آپ کا قلم کڑی کمان کے تیر کی طرح میدان تحریر میں چلتا تھا۔ جب موجودہ مشکلات قومی آپ کی سد راہ نہ تھیں۔ جب کہ ان کا دماغ کسی کوفت میں نہیں آیا تہا۔ ایک دو مضمون یکم اپریل کو لکھے ہیں اور بڑے بڑے انشاپردازوں کے دماغ کو چکرا دیا ہے ان کا مضمون بالکل مطابق واقعہ سمجھا جا کر کئی اخباروں میں مہینوں تک نقل ہوتا رہا ہے۔ حالانکہ پہلے فقرے ہی سے سمجھنے والے سمجھ گئے ہیں کہ یہ اپرل فول ہے۔ وہ مضمون ہمیں یاد ہیں۔ ایک تو کابل میں ریل والا۔ اور دوسرا مریخ میں نئی آبادی۔ آپنے اس رنگ میں اپنے بھائیوں کی حالت زار اور بعض پولیٹکل تعلقات کو واضح کیا ہے اور بعض ان جذبات کو جو ایک سلطنت دوسری سلطنت کے متعلق رکھتی ہے۔ ظاہر کر دیا ہے لیکن اس کے مقابلہ میں ہم بعض دوسرے ہمعصروں کو دیکھتے ہیں کہ لغو اور واہیات اور بالکل جھوٹی خبریں درج کر دیتے ہیں جن کا کوئی نتیجہ نہیں ہوتا اور انہیں پڑھ کر دل کو بہت رنج پہونچتا ہے۔ ادہر دوسرے حضرات ہیں کہ عجیب عجیب حرکتیں کرتے ہیں۔ ایک دوست کی نسبت میں نے سنا کہ بہت سی بھڑیں یا شہد کی مکھیاں ایک ڈبہ میں بند کر کے بھیجیں۔ جب مکتوب الیہ نے اسے کہولا تو بھڑوں نے اسے کاٹ کہایا۔ منہ سوج گیا اور بخار ہو گیا۔ اب کوئی پوچھے کیا یہ شریفانہ مذاق ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ ہماری احمدی جماعت ایسی بے ہودگیوں سے بالکل الگ رہنے والی ہے۔ میں نے اپرل فول کی اصلیت دریافت کرنے کے لئے انسائیکلوپیڈیا برطانیکا و دیگر کتب کو بہت محنت سے مطالعہ کیا

پرانے رومی حساب میں اپرل فول سال کا دوسرا مہینہ تھا مگر جولیئن[1] تقویم میں اس کو چوتھا رکھا گیا اس لفظ کی اصل نامعلوم ہے اگرچہ ویرو (Varro) کے زمانہ تک ہمیں یہ وراثت ملتی ہے کہ (Omnia aperit) (یہ ہر چیز کو شگفتہ کرتا ہے) اس کا نام ہے جس کا موجودہ یونانی لفظ سے اگر مقابلہ کیا جائے (جس کے معنے بھی شگفتگی اور بہار کے ہیں) تو ٹھیک مناسبت پائی جاتی ہے بعض اس کو افروڈائٹی[2] (Aphrodite) کی طرف منسوب کرتے ہیں حالانکہ گرم (Grimm) کا خیال ہے کہ یہ ایپر (apero) یا aprus (ایپرس) ایک فرضی خدا کے نام کی طرف منسوب ہے۔ رومیوں کے درمیان یہ مہینہ وینس کا سمجھا جاتا ہے اور اپرل کی پہلی تاریخ ایک تہوار کیا جاتا تہا جس کا نام فیسٹم سیزس اٹیفارجنی وریس تہا اس کی چوتہی تاریخ اور اس کے پانچ دن بعد تک سیبلی (Cybele) دیوی کی یادگار میں کھیلیں ہوا کرتی تہیں جن کو لیوڈی میگلنز کہتے تھے پانچویں تاریخ کو جو کھیل ہوتی تہی اس کا نام فیسٹم فارچونی پبلکی یعنے قسمت کا جلسہ عام رکہا گیا تہا۔ دسویں تاریخ کو سرکس ہوتا تہا اور انیس تاریخ کو سیریز[3] دیوی کی یادگار میں شہسواروں کی لڑائیاں ہوتی تہیں اکیسویں کو جس دن روما کی بنیاد ڈالی گئی تہی نخزان کی شراب چکھی جاتی تھی۔ اور اس کا نام وینلیا اربانا کہا تہا۔ پچیسویں کو روبی گیلیا کا تہوار ہوتا تہا۔ جس دن پودوں کے کرم مہنے شروع ہوتے ہیں۔ اٹھائیسویں سے لیکر پنتیسویں تک۔ شور و شر والے میلے ہوتے تھے۔ جیسیں اور کہیلوں کے ساتھ گل بازی بھی ہوتی تھی۔ یورپ کے بہت سے ملکوں میں (مثلاً انگلینڈ۔ فرانس۔ جرمنی) اپرل کی پہلی تاریخ کو ایک ایسی رسم کے ساتھ تعلق دیا گیا ہے کہ جسکی اصل کے لئے کوئی کافی و شافی ثبوت نہیں اس دن ایک بے وقوف یا جاہل آدمی کو کسی بے فائدہ کام کے لئے بھیجا جانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سکاٹ لینڈ میں اس بد قسمت شخص کو جو اس کھیل کا تختہ مشق ہوتا ہے۔ گوک (Gawk) کہتے ہیں جس کے اب معنے بے وقوف یا ایسے شخص کے لئے جاتے ہیں جسکو اپنی بیوی پر شبہ ہو اور اس شرارت کو گوک کا شکار کرنا (Hunting a gawk) کہتے ہیں فرانس میں اس تختہ مشق کو پسون دی اپوریل یعنی اپریل کی مچھلی کہتے ہیں ایک خیال یہ بھی ہے کہ اس رسم کی بنیاد حضرت نوحؑ سے شروع ہوئی۔ جنھوں نے ایک فاختہ کو ایسے کام کے لئے بھیجا تہا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا تعلق اس بات سے ہے۔ جہاں ناحق میں یسوع کو اناس[1] سے قیافہ اور پلاطوس سے ہیرودیس کی طرف بھیجا جاتا ہے یا ان کی طرف سے واپس لوٹایا جاتا ہے[2] اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا اشارہ اس بڑی تبدیلی کی طرف ہے جو ۱۵۶۴ء میں فرانس میں واقع ہوئی جب کہ نوروز کو پہلی جنوری کی طرف منتقل کر دیا گیا۔ جس سے پہلی اپرل بالکل خالی ہو گئی اور جو جشن اس میں ہوا کرتے تھے وہ نہ رہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ اس کو ہندوں کے تہوار ہولی سے ملانے کی کوشش کی گئی ہے جو اسی طرز سے ۳۱ مارچ کے قریب قریب منائی جاتی ہے۔

ہمارے پہلے علم ادب میں اس کی طرف کوئی اشارہ نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انگلینڈ اور یورپ جرمنی نے یہ رسم فرانس سے لی ہے۔ سینٹ جارج کا دن اس مہینے کی تیئیسویں کو ہوتا ہے۔ اور سینٹ مارک کی شام جو پچیس کو آتی ہے چین میں جبکہ شہنشاہ اور شاہی نسل کے شہزادے زمین میں ہل چلاتے ہیں۔ یہ رسم ان کے سال کے تیسرے مہینے میں ادا کی

---

[1] ایک ہیئت دان بادشاہ [2] بہار کا دیوتا [3] اناج وغیرہ زمین کی دیوی

[1] سردار کاہن ۔ [2] یسوع کو ادہر ادہر مقدمہ کی کشمکش میں پھرایا جاتا تہا

جاتی ہے جو اپریل کا مہینہ ہوتا ہے اور جاپان میں ایک لطیف تہوار منایا جاتا ہے - جو گڑیوں کا تہوار کہلاتا ہے وہ بھی اسی مہینہ میں ہوتا ہے (Days of April) ڈیز آف اپریل فرانسیسی تاریخ میں ایک نام ہے - جس کا اشارہ ان دنوں کیطرف ہے جو لی اونس (Lyons) اور پیرس اور دوسری جگہوں میں ۱۸۳۴ء میں لوئی فلپی کی سلطنت کے برخلاف ہوئیں جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ گورنمنٹ کو سختی سے برتاؤ کرنا پڑا اور اس کام کے لئے ان کو بڑے بڑے مقدمات چلانے پڑے جن کو پروسیڈ دی ایوریل کہتے ہیں - یعنے اپریل مہینے کے مقدمات -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بکوشید اے جوانان تا بدین قوت شود پیدا

(از اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی)

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا ایھا الذین اٰمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ و ذروا البیع ط ذٰلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون -

برادران! ہمارے موجودہ امام نے ثابت کیا ہے اور اپنی ایک جواہرات سے زیادہ قیمتی کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ بھی ایک روحانی جمعہ کا دن ہے میں اسی مدد کی بنیاد پر عرض کرتا ہوں کہ جس وقت سے دنیا میں مسیح موعودؑ کی بعثت سے پہلے ان کی بعثت کے لئے سامان شروع ہونے لگے تھے اسی وقت سے اس جمعہ کے دن کی ابتدا ہو گئی تھی - جمعہ کے دن کا پہلا حصہ غسل کرنے حجامت بنوانے کپڑے بدلنے اور اسی طرح دوسری تیاریوں میں صرف ہوا کرتا ہے - اس روحانی جمعہ کے ابتدائی حصہ میں بھی آریوں اور برہموؤں کا بت پرستی کی مخالفت کرنا - مولوی محمد قاسم صاحب اور شیخ عبید اللہ صاحب نومسلم کی کوششیں - مذہبوں میں جنگ مغلوبہ کا شروع ہونا اور حدب ینسلون - کا نظارہ برپا ہو جانا اس جمعہ کی ابتدائی تیاریاں تھیں - پھر اس جمعہ کی نماز کا وقت شروع ہوا اور بلند مینار پر اذان دی گئی یعنے براہین احمدیہ شائع ہوئی - جس طرح اذان میں حی علی الصلوٰۃ پکارا جاتا ہے اسی طرح براہین میں یہ الہام شائع ہوا " بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان برمنارہ بلند تر محکم اُفتاد - واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

پھر دوسری خطبہ کی اذان ہوئی یعنے حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے مسیح موعود ہونے کا اعلان کیا اور بیعت لینی شروع کی - خطبہ کی اذان سے امام کے سلام پھیرنے تک کا وقت جمعہ کے دن کا نہائت قیمتی اور خاص وقت ہوتا ہے اور یہی وہ وقت ہوتا ہے کہ جسکی وجہ سے جمعہ کے دن کو دوسرے دنوں پر فضیلت ہے - چنانچہ وہ وقت بھی ختم ہو گیا اور ہمارے امام نے اپنی تعلیمات کو پورا کر لینے نماز کو ختم کرنے کے بعد سلام پھیر دیا - اور ہم کو خدا حافظ کہہ گئے - اب ذرا اس آیۃ کو پڑھو - یا ایھا الذین اٰمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ و ذروا البیع ط - ذٰلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون - پھر نماز جمعہ کے بعد عصر کے وقت کیا کرنا چاہئے؟ اس کیمتعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے - فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ و اذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون - یعنے جب نماز پوری ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ - اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو ڈھونڈو اس کا اصل اور گر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو اور اللہ تعالےٰ کے سچے دین کو لوگوں تک پہونچاؤ - نتیجہ یہ ہوگا کہ تم مظفر و منصور ہو جاؤ گے یعنے نماز جمعہ کے بعد یہ کرو کہ جو قیمتی باتیں تم نے خطبہ اور نماز میں سنی ہیں اور پاک تعلیمات حاصل کی ہیں وہ دوسروں کو بھی تعلیم کرو اور خود اس پر عمل کرو اور خدا تعالیٰ کی یاد سے کبھی غافل نہ ہو - ان کاموں میں خوب لگے رہو - یہی گویا خدا تعالیٰ کا فضل حاصل کرنا ہے ایسا کرنے سے تم دنیا میں بھی کامیاب و بامراد ہو جاؤ گے اور عقبیٰ میں بھی تم کو کامیابی و کامرانی حاصل ہوگی

برادران! اب فانتشروا فی الارض اور وابتغوا من فضل اللہ اور واذکروا اللہ کثیراً - ان تینوں حکموں پر عمل کرنے کے صحیح صحیح طریقے جاننے اور دین و دنیا کی عزت دین و دنیا کی کامیابی دین و دنیا کی راحت و آسائش غرض کہ پوری پوری فلاح حاصل کرنے کے قواعد جاننے کے لئے ہم کو چاہیئے کہ ہم اُن لوگوں کے حالات میں غور کریں اور انہیں کے نقش قدم پر قدم رکھیں جنہوں نے پہلے جمعہ میں نماز جمعہ کے بعد ان احکام خداوندی پر نہائت صحیح طور پر عمل کر کے فلاح یعنے دین و دنیا کی کامیابی حاصل کی - اچھا وہ کون لوگ تھے؟ وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے کیا مزے کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہم کو انہیں کی قائم مقامی کا معزز عہدہ عطا فرمایا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے - واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم - بڑے شرم کی بات ہوگی اگر ہم اپنے عہدہ کے فرائض کو بحسن و خوبی انجام نہ دے سکے اور خدا نخواستہ نالائق قائم مقام ثابت ہوئے ہاں! اس موقعہ پر ایک ذرا سی بات اور سن لو - جس طرح بموجب آیۃ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً - حضور نبی کریم خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت موسےٰ علیہ السلام کے مثیل تھے اسی طرح بموجب آیۃ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم - صحابہ کرام بھی نبی اسرائیل کے مثیل تھے - لیکن جس طرح نبی کریم کا مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے برتر ہے - اسی طرح صحابہ کرام کا مرتبہ بھی اصحاب موسیٰ سے بڑھ کر ہے - دیکھو اُنہوں نے کہا کہ یموسیٰ ان فیھا قوماً جبارین - وانا لن ندخلھا حتی یخرجوا منھا فان یخرجوا منھا فانا داخلون یعنے اے موسیٰ اس زمین کے لوگ بڑے طاقتور ہیں اور جب تک وہ نہ نکلیں ہم تو کبھی اس ملک میں نہ جائیں ہاں اگر وہ نکلکر کہیں چلے جائیں تو خیر ہم اسی ملک میں چلے جائیں گے - پھر بہت کچھ ہمت بندھانے پر بھی ان کی زبان سے یہی نکلا - کہ یموسیٰ انا لن ندخلھا ابداً ما داموا فیھا فاذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون یعنی اے موسیٰ جب تک وہ لوگ وہاں موجود ہیں ہم اس ملک میں کبھی نہیں جائیں گے - ہاں! تو اور تیرا رب تم دونوں لڑو - ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے - اس بزدلی کو دیکھو - اور اصحاب نبی کریم کی حالت پر نظر ڈالو - مُثلہ کئے گئے جلتے ہوئے گرم پتھروں اور گرم پتھروں کے نیچے لٹائے گئے مگر اسلام کو نہ چھوڑا - باپ نے بیٹے کے قتل سے اور بیٹے نے باپ کے قتل سے دریغ نہیں کیا - کسی لڑائی میں چند صحابی گرفتار ہو کر قیصر روم کے سامنے گئے اور اس نے بہت بڑی دیگ کو آگ پر سُرخ انگارے کی مانند گرم کرا کر اس میں ایک صحابی کو ڈلوایا - دوسرے صحابیوں کے سامنے اس صحابی کی ہڈیاں تک بھی دیگ میں فوراً جل کر خُرمُر ہو گئیں - اب قیصر باقیوں سے کہتا ہے کہ اسلام کو چھوڑ دو ورنہ تمہارے ساتھ بھی یہی سلوک ہوگا - وہ جواب میں کہتے ہیں کہ ہم اپنے بھائی سے جنت میں جلد ملاقات کرنے کے خواہشمند ہیں دیکھو صحابہ کرام کی ایسی استقامت کا ہی تو یہ نتیجہ تھا کہ انہوں نے رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ کی سند حاصل کی - اور

الحکم العالمین رحمٰن رب العالمین سے خوشنودی مزاج کا پروانہ حاصل کیا کہ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعاً سجداً یبتغون فضلاً من اللہ ورضواناً سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود - ذلک مثلھم فی التوراۃ ومثلھم فی الانجیل کزرع اخرج شطأہ فآزرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات منھم مغفرۃ واجراً عظیماً - ان تو اب بات یہ ہے کہ ہم کو اس جمعہ کی کام کرنیکی گھڑیوں میں اور فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیراً کی تعمیل میں بالکل صحابہ کرام کے قدم بقدم چلنا چاہیئے تاکہ جو فلاح انکو حاصل ہوئی بالکل وہی یا ویسی ہی فلاح ہم کو بھی حاصل ہو صحابہ کرام نے جس کتاب کو اپنا دستور العمل بنایا تھا وہ ہمارے پاس بھی اُسی کامل حالت میں موجود ہے - بس اب ضرورت ہے اس پر عمل کرنے کی اگر ہم نے اس پر پورا پورا عمل کیا تو ہماری کامیابیاں ضرور صحابہ کرام کی کامیابیوں کی مانند ہونگی یعنی اس دستور العمل پر عمل کرنے کی دلیل ہی یہ ہے کہ ہم صحابہ کرام کی طرح کامیاب ہو جائیں اے میرے بھائیو یہ ثبوت ہے صحابہ کرام کے کاموں اور کوششوں کے نمونے دکھانے کا میرے بعض نوعمر بھائیوں نے اپنی درسی کتابوں میں شاہنامے کے انتخابات پڑھے ہیں اور میں اُن کا ایک استاد ہونے کی وجہ سے جانتا ہوں کہ وہ کیانیوں اور ساسانیوں کی شان و شوکت اور سلطنت ایران کی عظمت وجلال سے واقف ہیں اُن کو یہ معلوم ہو کر تعجب ہوگا کہ صحابہ کرام کو کس طرح ان کے مقابلہ میں نصرت ہوئی - ایک وقت آیا کہ ان میں اسلام پھیل گیا - اور قوموں نے بلا کسی جبر واکراہ کے دین حق کی طرف رجوع کیا - اور وہ مندر جہاں غیر خدا کی پرستش ہوتی تھی - وحدہ لاشریک خدا کی عبادت کے لئے مختص ہو گئے۔ ... ...

... ...

... ...

... ...

صحابہ کرام نے فانتشروا فی الارض کی ظاہری الفاظ میں بھی دیکھو کیسی تعمیل کی کہ حضرت تمیم انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مدراس سے جانب جنوب ۱۲ میل کے فاصلہ پر موجود ہے - دوسرے صحابہ حضرت عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر بھی ساحل کارومنڈل پر محمود بندر میں موجود ہے - ایک اور صحابی حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار چین کے مشہور بندر کینٹن میں اب تک موجود ہے اس سے بھی بڑھکر تعجب کی بات یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو ایک دستہ عربوں کا خراسان کی فتح کرنیوالی فوج میں سے چین کے ملک میں شاہ چین کی درخواست واستمداد پر بغاوت فرو کرنے کے لئے بھیجا تھا اُس دستہ فوج نے کوہ ہندو کش سے کوہ نان ننگ کے جنوبی میدان تک کوہ ہمالیہ کی چوٹیوں پر یعنے ملک ہند اور ملک چین کے درمیانی فاصل حد خط پر سفر کیا تھا اُسی دستہ فوج کا ایک بہادر عرب بدالدین راستہ میں فوت ہو گیا تھا اس کی قبر آج تک کوہ ہمالیہ کی چوٹی پر ضلع گڑھوال کے شمال میں موجود ہے اور ہمارے ملک کی عجائب پرست قوم یعنے ہندو لوگوں نے اس مزار کو بھی اپنا ایک خدا بنالیا ہے اور اس پر ایک چھوٹا سا مکان بنا کر اس کا نام بدری ناتھ کا مندر رکھا ہے بڑے زور سے اسکی پوجا ہوتی ہے اور ہر سال ہزارہا جاتری وہاں جمع ہوتے ہیں اگر کسی کو میرے بیان میں شک ہو تو ضلع گڑھوال کے گزیٹیر کو ملاحظہ فرمالے وہ بھی میرے بیان کی تائید کرتا ہے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے انہیں مسلمان عربوں کی مسلمان اولاد آجتک چین میں موجود ہے جسکی تعداد کئی کروڑ بیان کی جاتی ہے اور وہ چین کے بہترین اور معزز باشندے سمجھے جاتے ہیں - آمیرے نوجوان بھائیو! ہمارا مذہب میں تقدیر کا بے نظیر مسئلہ تمام بلند پروازیوں اور اولوالعزمیوں کا سرچشمہ ہے - خبردار اس کے معنے اچھی طرح سمجھے بدوں کہیں آرام طلبی اور کاہلی کے مرض میں مبتلا نہ ہو جانا - خدا تعالیٰ فرماتا ہے - ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٰئک ھم المفلحون - یعنی او مسلمانو! تم میں سے ایک گروہ ایسا رہے کہ لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے اور ہر ایک پسندیدہ کام کا حکم کرے ہر ایک ناپسندیدہ کام سے منع کرے اور وہی لوگ منزل مقصود پر پہونچنے والے ہیں یعنے ہر ایک مراد کو پہونچنے والے ہیں - یوں سمجھنا چاہیئے - کہ یہ آیت تفسیر ہے وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون - کی - پس اے بہادرو! اٹھو اور ہمت کی کمریں چست باندھو - حکومت نے تم کو آزادیاں عطا کر رکھی ہیں اس کی قدر کرو۔

یادگار } میں نے بدر میں اور ریویو میں آپکا وہ مضمون جسمیں آپنے چوہدری رستم علی صاحب مرحوم کے انتقال پر ملال کا ذکر کیا ہے حسرت کی نگاہ سے پڑھا کیا اچھا ہو اگر چوہدری صاحب مرحوم کی یادگار قائم رکھنے کے لئے ۲۵ احباب دو دو روپیہ ماہوار کا مستقل چندہ دینا شروع کر دیں تا مرحوم کے جاتے پر جو پچاس روپیہ ماہوار کی مستقل رقم میں کمی آگئی ہے وہ پوری ہو جائے - یہ عاجز بھی دو روپیہ ماہوار انشاء اللہ اس یادگار میں دیتا رہیگا۔
(خاکسار غلام محمد ہیلوری شاہ پور کنڈی گورداسپور)

انتخاب الجرائد

ایران ۱۹۰۹ء میں آمدنی کا تخمینہ ۷ کروڑ ۲۳ لاکھ ۵۰ ہزار ۹۰۰ پونڈ اور خرچ کا تخمینہ ۷ کروڑ ۲۳ لاکھ ۶۰ ہزار ۵۰۰ پونڈ کیا گیا ہے۔

ہائیکورٹ کے اجلاس سشن میں ملزم نے دہوکہ کے جرم کا اقبال کیا اور مسٹر جسٹس چٹی صاحب نے بابو مذکور کی نوعمری کے لحاظ سے تین سال قید سخت کی سزا کافی سمجھی یہ چوری اور چالاکی جواہرات کے پارسل کے اڑانے میں کی گئی جسکی مالیت ایک لاکھ بیس ہزار ہے۔

آجکل قحط ریلیف پر ۱۸ ہزار ۵۰۰ آدمی ہیں جن میں سے ۲۲ ہزار کو خیراتی کہانا ملتا ہے۔

کلکتہ میں کیکر سنگھ اور کلو پہلوان کی کشتی ہوئی جس میں کیکر سنگھ فتحیاب ہوا اگرچہ کلو نے ناخنوں سے اس کا موہنہ زخمی کر دیا تہا۔

بوشہر سے خبر آئی ہے کہ نیشنلسٹوں نے بندر عباس کے جنگی خانوں پر قبضہ کر لیا ہے اور وہاں کا انتظام حکومت اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔

ترکوں نے یمن میں باغی قبیلہ زرانیق کے خلاف جو مہم بھیجی ہے اس کا قبیلہ مذکور سے کئی جگہ مقابلہ ہوا جس میں ترک فتحیاب ہوئے ترکوں نے ضلع حسینیہ پر قبضہ حاصل کیا اور ایک لاکھ ۹۰ ہزار ڈالر جو زرانیق کی ملکیت تھے۔ ان کے ہاتھ آئے۔ ۲۴۰۳ زرانیق ان لڑائیوں میں مجروح ہوئے۔ ترکوں کی میکشم توپوں اور جلد فیر کرنے والی توپوں نے بڑا ستم ڈہایا ترکوں کے نقصان کا حال معلوم نہیں ہوا۔ ابھی تک سخت جنگ ہو رہی ہے۔ فیض۔ صنعا۔ عمران اور حدیدہ کی طرف سے ترکوں کو کمک روانہ کی گئی ہے نیز جدہ سے ۳ بٹالین عنقریب پہونچنے والی ہیں۔ حدیدہ اور القاقی کے مابین زرانیق نے سلسلہ تار برقی کا کاٹ ڈالا ہے۔ زجیدی اور حدیدہ کے درمیان بھی سلسلہ آمد و رفت منقطع ہے۔

رکن الدولہ حاکم مشہد نے گورنمنٹ ایران کو تار دیا کہ یہاں تمام علماء سادات۔ طلاب مدارس مزدور اور تاجر لوگ گوہر شاہ کی مسجد میں جمع ہوئے اور سب نے علماء نجف کے احکام پر عمل پیرا ہو کر موجودہ حکومت کی بیخکنی اور مشروطیت کی مدد کا بیڑا اٹھایا ہے۔ مشیر السلطنت صدر اعظم نے اس تار کے جواب میں طہران سے تار دیا کہ میں بموجب امر مبارک ہمایونی .... آپ کو ہدایت کرتا ہوں کہ فوراً حرم اور مسجد کا فوجی طاقت سے محاصرہ کر کے توپیں لگا دو اور باغیوں کو منتشر کر دو۔ جس کے بعد رکن الدولہ نے اطلاع دی کہ حسب الامر مبارک کل میں نے حرم اور مسجد کا محاصرہ کر کے گولہ باری کی حرم کا سنہری گنبد اور مسجد اور چند عمارات پاش پاش ہو گئیں سب لوگ بھاگ گئے۔ مگر علماء سادات۔ طلاب اور اہل حرم مسجد اور حرم میں موجود ہے اس واقعہ سے اہل شہر کا جوش بدرجہ غایت بڑہ گیا ہے اور تعجب نہیں کہ چند دنوں میں ایک بہت بڑی باغی طاقت سے ہم کو مقابلہ کرنا پڑے۔ جس کے لئے مشہد کی موجودہ فوج کافی نہ ہوگی۔

صبح کو ہم پورٹ سعید میں پہونچے - یہ جگہ واقعی خوفناک ہے جب ہم کہانا کہا کر جہاز سے شہر کی سیر کو گئے تو راستہ میں درجن سے زیادہ ایسے اشخاص ہمیں ملے جنہوں نے ہم سے کہا نہیں نہیں بڑے اصرار سے پیچھے پڑ گئے کہ ہم ننگی عورتوں کا ناچ دیکھیں۔

کاغذی لباس۔ پیرس میں کریچامی ایک شخص نے جاڑوں کے استعمال کے لئے کاغذ کا ایک ویسکوٹ ایجاد کیا ہے جس کا وزن چھٹانک بھر سے بھی کم ہے اور جس کو تہ کر کے لفافہ میں بند کر سکتے ہیں اس کے پہن لینے سے سردی نہیں لگتی۔

لندن کے ایک مشہور اور ماہر ڈاکٹر نے مبلغ چار لاکھ پچاس ہزار روپیہ پیش کیا ہے تاکہ لندن میں ایک ہسپتال صرف خلل دماغ کی امراض کے باقاعدہ معالجہ کے لئے قائم کیا جاوے۔ اس عطیہ کی بڑی قدر کی گئی ہے۔

مدراس میں ایک ساہوکار کے ہاں عجیب چوری ہوئی چالیس ہزار روپیہ کا زیور امانتاً محفوظ تہا وہ ایک بہاری آہنی صندوق میں رکہا تہا جسکو بند کر کے پانچ قفل لگاتے ہیں اور ہر ایک قفل کی چابی پانچ معززین کے پاس رہتی ہے اگر پانچوں جمع ہو کر چاہیں تو وہ صندوق کہل سکتا ہے اس روز جمعہ گذشتہ کو جب صاحب امانت نے اپنا زیور چاہا اور پانچوں چابیوں سے صندوق کہولا تو زیور ندارد تہا۔ صندوق بالکل خالی تہا۔ ساہوکار کے پاؤں تلے کی مٹی نکل گئی۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے لیکن ابھی کچھ پتہ نہیں لگا کیونکہ پانچوں آدمی معزز معتبر شریف ہیں۔ دو ہفتہ قبل یہ صندوق کہولا گیا تہا اور زیور موجود تہا ضرور کچھ چالاکی کھیلی گئی ہے اور پولیس کی دانشمندی کے امتحان کا عمدہ موقعہ ہے۔

کہتے ہیں صوفی انبا پرشاد کو پنشن ملے گی اس کی وجہ وہ خود لکھتا ہے کہ حاکم وقت جس شخص کو خطرناک سمجھیں اسے گرفتار کر کے نظر بند یا قید کر دیتے ہیں۔ اور اس کے خرچ کے کفیل ہو جاتے ہیں۔

جلال آباد سے موصول شدہ خبریں مظہر ہیں کہ ہز میجسٹی نے کئی سو سازشیوں کو گرفتار کیا ہے اب وہ انہیں روزانہ توپ سے اڑانے میں مصروف ہیں۔

یکم اپریل سے اس افیون پر جو صوبہ سرحدی شمالی مغربی میں داخل ہو چہہ روپیہ فی سیر کی شرح سے محصول وصول کیا جائے گا۔

ہمعصر ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار عدن اپنی تازہ تحریر میں اطلاع دیتا ہے کہ ایک شخص مسمی محمد ابن علی بن احمد ادریس حدیدہ سے اسیر کے مقام صیاح میں دعوائے رسالت و مہدویت کے ساتھ وارد ہوا ہے۔ جس کا غلغلہ ملک یمن کے صوبہ اسیر میں چاروں طرف پہیل گیا ہے اور اقطاع و جوانب سے لوگ بتعداد کثیر اس کے پاس جمع ہو رہے ہیں اس شخص نے جس کے معتقدین بہت سی کرامتیں اور روحانی طاقتیں اس سے منسوب کرتے ہیں اپنا مشن یہ قرار دیا ہے کہ یورپ کو اپنا مطیع و منقاد بنا کے دنیا میں امن و امان قائم کرے اور شرع اسلام کو ملک عرب میں از سر نو رواج دے اس نے اپنے مقصد کا اعلان کر کے تمام مسلمانوں کو آگاہ کیا ہے کہ نجات اخروی و معاد زندگی کی خاطر اس کی پیروی اختیار کریں اور اس کے احکام کی خلاف ورزی کرنیوالوں کو بذریعہ جہاد سزا دیں۔ کہا جاتا ہے کہ اکثر قبائل جن کی جمعیت بیس ہزار سے زیادہ ہے اس کے جھنڈے کے نیچے فراہم ہو چکے ہیں اور ایک مشہور زیدی قبیلہ بنی مروان کا شیخ بنام محمد بن طاہر ہادی ابن یوسف مو دفقاء اس سے بحث کرنے کے لئے صیاح کی طرف جا رہا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ مہدی جب نسب کے اعتبار سے سندی سید اور نہایت زاہد و متقی شخص ہے۔ جسے لذائذ و نعمات دنیا کی جانب کوئی التفات نہیں افواہ ہے کہ جدید مہدویت کے مدعی کو سلطان ٹرکی سے کوئی پرخاش نہ ہوگی اور وہ ان کو امیر المومنین تسلیم کریگا۔

بدر۔ ایسے کئی مہدی پیدا ہوئے اور ناکام ہلاک ہوئے

چکوال۔ موضع مریہ کا نمبردار جس کو فوت ہوئے ۲ سال کا عرصہ ہو چکا ہے اس اتنے عرصہ کے بعد حال ہی میں اس کی بیوی کو ایک لڑکی پیدا ہوئی ہے جس کو نمبردارنی نے اپنے خاوند کے نطفہ سے ظاہر کیا۔ مگر حکام تک اس خبر کے پہونچنے پر نمبرداری چھن گئی۔

مدراس میں متصل سٹیشن کرنول ایک مصالحہ کی ٹرین الٹ گئی۔ ۵ آدمی ہلاک اور دس سخت مجروح ہیں۔

دفتر بدر و قادیان الامان سے طلب فرماوین

شہادت القرآن ۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا علمی دندان شکن جواب ۔ تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب ۔ قیمت ۲ /

معیار الصادقین ۔ راستبازون کی پہچان کے اصول ۔ مسیح موعودؑ کے دعاوی کا ثبوت ۔ قیمت ۳ /

خلیفۃ المسیح ۔ اکثر مخالف کتابون کے اعتراضون کے جوابات ۔ خلافت مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے ۔ قیمت ۶ /

عصمت انبیاء ۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں ۔ قیمت ۲ /

مترجم قرآن شریف

پسندیدہ حضرت امیر المومنین ضمیمہ تفسیر کبیر جس کا سامنے رکھنا ضروری ہے ۔ خوشخط مجلد قیمت عہ /

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑون سے لائے ہیں ۔ بدن کی تمام قوتون کے واسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے ۔ یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزاء مخفی ہوں بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابون میں مشرح ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں ۔ محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں ۔ مقوی جمیع اعضاء ۔ نافع صرع ۔ مشتہی طعام ۔ قاطع بلغم صیاح ۔ مفرح بیاسیر بادی و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و تخمیت و فساد و بلغم و قاتل کرم شکم ۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ سلسل البول ۔ سیلان منی ۔ یبوست ۔ اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ ۔ بلکہ محیط اعظم میں یہان تک لکھا ہے ۔ کہ یہ ایک تریاق ہے اگر پوری دوراک کے ساتھ انسان کہائے تو کبھی بوڑھا نہ ہو خیر یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت مفید شے ہے صاحب مخزن المفردات لکھتے ہیں کہ اس میں قوت تریاقیہ ہے جریان و ضعف باہ کو دور کرتی ہے اور تمام اعضاء کو قوت دیتی ہے بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کرنی چاہیئے ۔ قیمت ایک تولہ عمر / دو تولہ ۸ / ۔ اور پانچ تولہ کی قیمت چار روپیہ ۔ ایک تولہ سے کم فروخت نہیں ہوتی ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ۔ جلد منگوائیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(صرف جڑی بوٹی سے طیار شدہ)

"کشتہ روپیہ" سالم الحروف

سالم الحروف روپیہ کے کشتہ کے فوائد ایسے وسیع ہیں کہ جن کے اعتراف طبی دنیا لبریز ہے تمام اعضائے رئیسہ پر اس کا ایسا فوری اثر ہوتا ہے کہ کوئی دوسری دوائی اس کا جواب نہیں ہو سکتی ہر طبقہ اور ہر طرز زندگی کے لیے یہ کشتہ از حد مفید مانا گیا ہے اور ایک کثیر حصہ انسانی امراض کا جس کے علاج سے طبیب عاجز آجاتا ہے اس کشتہ کے استعمال سے بفضلہ شفا پا جاتا ہے ۔ دماغ ۔ دل ۔ حافظہ ۔ جگر ۔ معدہ ۔ مثانہ وغیرہ کے ضعف اور امراض کے دور کرنے میں اس کا معجزانہ اثر ثابت ہوا ہے ۔ حافظہ کے بڑھانے کے لیے عجیب و غریب طور پر موثر ثابت ہوا ہے نظام عصبی میں طاقت بخشتا ہے عام طاقت اور توانائی اور حرارت غریزی بڑھاتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے ۔ دل کی پژمردگی اور افسردگی میں تفریح بخشنے کا ایک عجیب ذریعہ ہے ۔ دماغی کام کرنیوالون کا ایسا معین ہے کہ کتنا ہی کام کرو ۔ دماغ تھکنے میں نہیں آتا اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ قومی اور اعضائے رجولیت کی ساری مزدوریون کو بے نظیر طور پر پورا کرتا ہے اور کسی بات کی حاجت باقی نہیں چھوڑتا اس کے فوائد کتب طبیہ سے مشرح طور پر معلوم ہو سکتے ہیں یہ نایاب خالص باوزن روپیہ کا کشتہ کئی پشتون سے ہمارے خاندان میں بطور وراثت چلا آتا ہے ۔ پھول کی طرح شگفتہ ہو جاتا اور پھول جاتا ہے اور تمام نقوش اور حروف پڑھے جا سکتے ہیں اور یہ یقینی اور مصدقہ امر ہے کہ خالص جڑی بوٹی سے طیار کیا جاتا ہے اس کے طیار کرنے میں کوئی دھات کسی قسم کی ہرگز استعمال نہیں کیجاتی ۔ اگرچہ بارہا یہ امر ثابت ہو چکا ہے لیکن پھر بھی ہم ہمیشہ اس بات کے لیے طیار ہیں کہ اپنے بیان کی تصدیق کرا دین اور ثابت کر دین کہ خالص چاندی کا کشتہ جڑی بوٹیون سے طیار ہوتا ہے ۔ ہر ایک موسم میں بلا اندیشہ مضرت استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ شامل ہوتا ہے ۔

قیمت فی روپیہ (صہ) نصف روپیہ (عہ) چہارم حصہ (عہ) محصول بذمہ خریدار

المشتہر حکیم حسین بخش و حکیم فیض احمد سوہا بازار نزد ڈاکخانہ دہلی بازار ۔ لاہور

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی و الکذب یہلک)

بسوگند گفتن کہ زر مغربی ست چہ حاجت محک خود بگوید کہ جیست

میرے پاس وہ اصلی ہیرا ہے کہ جسکو عام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہیں مگر میں کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ پر دیتا ہون اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو تو وہ محصولڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہیں ۔ المشتہر مولوی محمد یمین احمدی داتہ مخہو ہزارہ ۔ نوٹ ۔ یہ ہیرا دفتر بدر سے ملسکتا ہے ۔

اصلی ہیرا اور ہیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجرب سرمہ

خدا تعالی کی دی ہوئی نعمتون میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آج کل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھون کی بیماریون میں مبتلا ہیں یہان تک کہ نوجوانون کو دیکھو کہ وہ بھی عینک لگا کر پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے ۔ میں نے بڑی محنت سے اصلی ہیرا جو امراض چشم کے لئے ایک مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصلی ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصدیق فرمائی ۔ حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالی نے (جو مسلم شاہی ہیں) بھی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ہیرا ہے ۔ ہیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرۃ حکیم صاحب ممدوح کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمہ کے نسخے کو آپ کی ہدایت کے موافق ہیرے کے ساتھ ترکیب دیکر طیار کیا ہے اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ تین مختلف نسخہ ہیں اس لئے ہر ایک قسم کے سرمہ کی قیمت جدا جدا ہے ۔ مریضان چشم اگر سرمہ طلب کرتے وقت اپنی بیماری کی تفصیل لکھ کر بھیجا کریں تو حضرت مولوی صاحب ممدوح سے مشورہ کر کے جو سرمہ اس کے لئے تجویز کریں گے وہ بھیجا جاویگا ۔

قیمت ہیرا قسم اول ۱۰ / ۔ قیمت ہیرا قسم دوم ۸ / فی تولہ جس کو لوگ اڑھائی سو روپیہ فی تولہ بیچتے ہیں اگر اصلی ہیرا نہ ہو تو واپس کر کے قیمت لے لو ۔

علاوہ ازین میرے پاس لنگی پشاوری ہر قسم ریشمی و زری و سیاہ و بادامی و ماشی و سفید ماشی زرد و سبز ۔ قیمت ۱۲ / سے لیکر ۱۲ / تک ریشمی شہدی افغیری ۱۲ / سے ۳۰ / تک و سوتی پشاوری ہر رنگ ۸ / سے ۱۲ / تک پٹکہ ریشمی و کلاہ کابلی ہر قسم و ہر رنگ و ٹکہ ٹری ۔ جس کو لوگ ریشمی بوٹے ہیں ۔ ۸ / سے ۱۲ / تک میری دوکان میں موجود ہیں ۔ جو چیز پسند نہ ہو ۔ معقول وجہ بیان کر کے خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہے ۔ خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ۔

المشتہر
احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداس پور

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرہ

(پارہ دوم)

(بقیہ رکوع نمبر ۴)

ولو یری الذین ظلموا - جو ایسا نہیں کرتے وہ مشرک ہیں جب کوئی عذاب آجاتا ہے تو پھر جن صاحب قوت یا صاحب جمال یا صاحب مال سے خدا کے برابر محبت کرتے تھے وہ کسی کام نہیں آتا - اس وقت پتہ لگتا ہے۔

ان القوۃ للہ جمیعاً کہ یہی وجہ سب اللہ ہی کے لئے ہے کوئی قوت خدا کے مقابل کام نہیں دیسکتی۔ حسن و جمال - علم و فضل کی قوت تو نمرودوں کی ماتحت ہے۔ الٰہی قوت کسی کی ماتحت نہیں۔ تقطعت بہم الاسباب - اسباب کے معنے تعلقات کے ہیں۔ یعنی ان کے باہمی تعلقات قطع ہو جائینگے۔

یریھم اللہ اعمالھم حسرات علیھم

ایک پاگل مرنے لگا تھا سو کر جاگتا تو چند منٹ کے لئے اس کے ہوش و حواس درست ہو جاتا ایک دفعہ اس وقت وہ کہتا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ حسنا (اس کا نام ہے) تو نے کتنی گھروں کو آباد کیا اور کتنی گھروں کو اجاڑا - پر تیرے کام کچھ نہ آیا دیکھو انسان جب خدا کو چھوڑ دیتا ہے تو اس کے عمل اس کے افسوس کا موجب ہو جاتے ہیں اور پھر ہر وقت اس کے دل میں ایک آگ لگی رہتی ہے - یہ بات یاد رکھو کہ انسان جوانی میں بہت کچھ غلطیاں کرتا ہے مگر لاحول و استغفار کے عادی ہوتے اور پاک صحبتوں میں رہ کر دعاؤں میں مشغول ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی دستگیری کرتا ہے۔

۹ - مارچ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۵)

کلوا مما فی الارض حلالاً طیباً - بعض مسائل بہت ضروری ہیں۔ میں نے بہت کم ایسی کتابیں پڑھی ہیں جن میں ان کا مذکور ہو۔ ضروریات ایمان ہمارے علماء نے صرف یہ لکھی ہیں۔ ایمان اللہ پر۔ ملائکہ پر۔ کتب پر۔ رسل پر۔ یوم آخرۃ پر۔ تقدیر پر۔ اور عملی حصہ میں کلمہ سے بجز کلمہ شہادت کی شہادت۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ اور زکوٰۃ۔ بس اس کے آگے خاموشی ہے۔ حالانکہ کئی باتیں اور بھی ایسی ہیں جو بعینہ اسی طرح فرض عین ہیں جیسے کہ نماز۔ روزہ۔ دیکھو یاد رکھو۔ نیک کام کرنا بھی فرض عین ہے اور بدی سے بچنا بھی فرض عین ہے کسی مسلمان سے پوچھیں۔ پنج ارکان اسلام کیا ہیں۔ تو وہ سنا دیگا۔ مگر اس کے ساتھ چوری۔ حرامزدگی۔ رنڈی بازی اور قسم قسم کی بدکاریوں کا ذکر ہو تو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس کی پروا نہیں ہوتی جھوٹ کا مرض بڑھتا جاتا ہے۔ مگر بچپن میں اس کا کوئی علاج نہیں کیا جاتا حالانکہ

سر چشمہ شاید گرفتن بمیل چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل۔

ایک سچی مثل ہے۔ آم کا درخت ہے۔ جب اس کا پودہ زمین سے نکلے۔ تو اکھیڑا جا سکتا ہے مگر جب وہ بڑا درخت بن جائے تو اسے اکھیڑنا مشکل ہو جاتا ہے اسی طرح بدیوں کی مثال ہے انہیں پہلے ہی سے روکو۔ تا نیکی کی طرف تمہاری طبیعت رجوع رہے۔ جس طرح نماز روزہ فرض عین ہے اسی طرح جھوٹ سے بدنظری سے بدکسی سے (جو زنا کے مقدمات ہیں) سستی سے کاہلی سے طمع سے حرص سے تکبر سے بچنا بھی نہایت ضروری ہے۔ میں نے اپنی تحقیق میں چودہ ضروریات اسلام سمجھے ہیں۔ اور وہ تمام نیکیوں اور بدیوں سے بچنے کے اصل ہیں

(۱) اللہ پر ایمان اس کے ساتھ اللہ کے صفات پر ایمان اس کے افعال پر ایمان اس کی معبودیت پر ایمان - اتنا ایمان فاما ضروری ہے۔ دوسری بات - اللہ کے فرشتوں کی تحریکوں پر ایمان۔ تیسری بات۔ اللہ کے کلام پر ایمان - چوتھی بات۔ اللہ کے پاک رسولوں پر ایمان۔ پانچویں بات۔ مسئلہ تقدیر پر ایمان جو تمام کامیابیوں کی جڑ ہے چھٹی بات ختم نبوت پر ایمان۔ ساتویں بات۔ بعث بعد الموت۔ یہ سات حصے نیکیوں کے اصول میں ہیں۔ عملی حصے میں

پہلی بات۔ اللہ کی توحید کا اقرار کرنا۔ دوسری بات۔ ہر ایک قسم کی بدعملیوں سے بچنا۔ تیسری بات۔ نیک اعمال کی طرف اپنے تئیں متوجہ کرنا۔ چوتھی بات۔ نماز۔ پانچویں بات زکوٰۃ۔ چھٹی بات۔ روزہ۔ ساتویں بات۔ حج

مجھے نہایت افسوس ہے کہ ایسی تعلیم میں نے اپنی اسلامی کتابوں میں کم دیکھی ہے۔ اور اگر ہے بھی تو انگریزی سکولوں کی پڑھائی کے اثر کے سامنے اس کا کچھ اثر نہیں جس قدر کوئی کسی مصنف کی کتاب پڑھتا ہے۔ اس مصنف کے عقائد و اعمال کا ایک مخفی اثر پہونچتا رہتا ہے اس کے ازالہ کے لئے ضروری ہے کہ انگریزی کتب کے خفیہ اثر کو دینی تعلیم سے زائل کیا جائے اور وہ دینی تعلیم قرآن مجید میں ہے اس سے پہلے توحید کا بیان کرتا آتا ہے اب ایک گر سمجھاتا ہے کہ لوگو! جو اس زمین میں ہے اس سے کھاؤ۔ مگر دو شرطیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ حلال ہو۔ یا باطل رزق نہ ہو۔ حلال کا علم کیسا ضروری ہے اور حلال کیسا مفید ہے اس کے متعلق بیان بہت طویل ہے۔ پھر حلال ہو تو طیب بھی ہو۔ بعض لوگ مسلمانوں میں ایسے گذرے ہیں۔ کہ وہ پلاؤ پکوائیں گے تو اس میں تھوڑی سی راکھ ڈلوائیں گے۔ ایک صوفی کو میں نے دیکھا ہے۔ کہ وہ حلوا۔ ساگ۔ دال دودھ۔ چھاچھ سب کچھ ملا کر رکھ چھوڑتا جب بس جاتا تو کھاتا۔ یہ طیب رزق نہیں ہے بس میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ رزق حلال کھاؤ پھر وہ طیب بھی ہو۔

ولا تتبعوا خطوات الشیطان - وہ چال نہ چلو۔ جس پر شیطان چلا۔ شیطان وہ ہے جو خدا سے دور ہے۔ اس شیطان کا پتہ اس طرح لگتا ہے کہ وہ تمہیں بدی اور بے حیائی کی باتوں کی ترغیب دیتا ہے۔ شیطانی گناہ کے تین اصول ہیں۔ ان میں آخری یہ ہے کہ ان تقولوا علی اللہ ما لا تعلمون۔ کہ جھوٹا خواب یا جھوٹا کشف یا جھوٹا الہام

بتلائے یا بلا حجت نیرہ کسی چیز کو حلال یا حرام بھلا یا برا کہدے - اور ایک یہ کہ سوء - دوم - فحشا یعنے ہر ایسی بدی کہ دوسرے پر اس کا بد اثر پڑے - ایسے لوگوں کو جب کہا جائے - کہ تم ما انزل کی تابعداری کرو - تو وہ کہتے ہیں ہم اپنے باپ دادا کے پیرو ہیں لا یعقلون - خواہ ان کے باپ دادا ایسے ہیں کہ اپنے تئین کسی بد چیز سے روک نہ سکتے ہوں - یہاں تک یہ باتیں بیان ہوئیں (۱) حلال کہاؤ (۲) طیب ہو (۳) بدیوں کو چھوڑ دو - (۴) فحشا سے پرہیز کرو (۵) اللہ پر تقول چھوڑ دو - (۶) اندھا دھند تقلید چھوڑ دو (۷) کوئی لا یعقل - لایہتد کام کرتا ہو - تو تم وہ نہ کرو -

ومثل الذین کفروا کمثل الذی ینعق - مثال ان لوگوں کی جو بے ایمان ہیں ایسی ہے جیسی کسی پر کوئی آواز کستا ہے اور وہ سنتا ہی نہیں -

"میرے ایک نوجوان دوست تھے میں ان کو درس قرآن شریف کے سننے کی تاکید کرتا تھا وہ میرے سامنے تو نہ کہتے مگر میرے پیچھے اپنے اس خیال کا اظہار کر دیا کرتے تھے کہ آسودگی ہو تو پھر قرآن بھی پڑہیں - آخر جب وہ کسی عہدہ پر پہنچ گئے تو مجھے لکھا - کہ بارہ برس ہوئے ہیں - کہ میں قرآن شریف نہیں پڑھ سکا - خدا کرے تم لوگ ایسے نہ ہو - کہ تمہارا قرآن سنانے والا ایسے لوگوں سے ہو کہ اس کے سامعین ایسے ہوں جو نہ آنکھیں رکھتے ہوں کہ دیکھیں نہ کان رکھتے ہوں کہ سنیں - نہ زبان رکھتے ہوں کہ حق بولیں تم قرآن شریف کے سننے کو غنیمت سمجھو - دنیا کے جھمیلے تو کبھی کم ہونے میں آ نہیں سکتے - ایک کتاب میں میں نے ایک مثال پڑہی ہے کہ ایک شخص ندی سے گذرنا چاہتا تھا اس نے تامل کیا کہ یہ موج گذر جائے تو میں گذروں - مگر اتنے میں ایک اور آ گئی - آخر وہ اسی طرح خیال کرتے کرتے رہ گیا -"

بس طریق یہی ہے کہ حلال طیب کھاؤ - طیب کہتے ہیں اسے جو انسان کے لئے دکھ نہ دے اور پھر شکر کرو - سات اصول بتاتے ہیں ان کو ہر وقت زیر نظر رکھو حلال طیب کہاؤ - سوء و فحشاء و تقول نہ ہو - تقلید بے جا نہ ہو - کبھی ایسے رنگ میں اپنے تئیں نہ بناؤ - کہ گوش حق کے شنوا آنکھیں حق کی بینا رہیں -

۱۰ - مارچ ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع نمبر ۵)

یہاں تک یہ بیان فرمایا ہے کہ حق کے حصول کا ذریعہ حلال و طیب روزی ہے انسان فاقے پر فاقہ اٹھائے - مگر حلال کا رزق کہائے جو مالدار ہیں ان کی حالت نہایت نازک ہے - غضب الٰہی بھی مال والوں پر نازل ہوتا ہے - خدا کی ہدایت سے محرومی بھی اکثر مال والوں کے حصہ میں آتی ہے - چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کذالک جعلنا فی کل قریۃ اکابر مجرمیہا - ایک حدیث میں ہے - کہ ابلیس کان من خزان الجنۃ - گویا آدم کی مخالفت میں جس گروہ کو بڑی محرومی ہوئی وہ بھی مالداروں ہی کا گروہ تھا - ایک دفعہ مولوی ریاض الدین احمد نے مجھ سے پوچھا کہ پانچ آدمی قوموں کے لیڈر ... سمجھے جاتے ہیں - کیشب چندر مانند رائے موہن لال - سر سید - مرزا صاحب آپ کوئی موٹا سا مابہ الامتیاز انہیں بتائیں میں نے کہا بس یہ دیکھ لو کہ اکابر کس طرف گئے ہیں اور غریب کس طرف آگئے ہیں

اور ان خلفا کے رشیدوں کے ساتھ انہی کو تعلق ہوتا ہے جو بڑے مالدار ہوں - ہارون رشید مکہ میں گیا - تو ابن المبارک کو بھی ساتھ لیتا گیا - جو المحدیث اہل باطن عظیم الشان عالم تھا جہاں جہاں ملاقات کو جاتا - اس شخص کے مذاق کے مطابق اپنے ہمراہ کسی معتمد کو لے جاتا - فضیل عیاض سے ملاقات چاہی تو ابن المبارک سے استدعا کی - یہ گئے - باہر سے دروازہ کھٹکھٹایا - اندر سے آواز آئی - کون ہے - جواب دیا - ابن مبارک کہا - مرحبا بالحی و صاحبی پوچھا - میرے ساتھ بھی ایک شخص قریشی ہے کہا مجھے کسی قریش کی ملاقات پسند نہیں - کہا - میرا تم پر حق ہے - وہ بولا ہاں کہا پھر اسے مجھ پر ایک حق ہے کہا اچھا - ہارون رشید خاموش بیٹھ گیا - فضیل عیاض اسے دیکھ کر کہنے لگے - یہ جوان ہے تو خوبصورت میں دعا کرتا ہوں کہ جہنم سے بچ جائے - پھر جہنم میں پڑنے کی وجوہات تبلائیں - جس پر ہارون رشید دہاڑیں مار مار کر رونے لگا وہ کونسی قوۃ تھی جو ایک بادشاہ روئے زمین کو یوں ڈانٹ بتانے کی جرأت دے رہی تھی - صرف حلال خوری - ایک دفعہ ہارون رشید پھر گیا اور ایک ہزار دینار پیش کیا - فضیل نے بہت ناراضی کا اظہار کیا اور کہا اسے میرے سامنے سے اٹھا لو - یہ بیت المال کا ہے اور تمہیں اس کے بے تحقیق دینے کا کوئی حق نہیں اس کے بعد ایک لونڈی گھر سے نکلی اور اس نے کہا - ہم کئی دن سے فاقے میں ہیں اور یہ بڈھا روپیہ لانے والوں کو جھڑک دیتا ہے اس پر آپ نے نرمی سے اسے سمجھایا کہ دیکھو حلال بڑی نعمت ہے ہارون رشید نے چاہا - کہ گھر والوں کو یہ روپیہ دے - مگر انہوں نے بھی نہ لیا جو حلال رزق چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں غیر معمولی حوصلہ دیتا ہے اور انہیں اپنی جناب سے رزق عطا فرماتا ہے اور حرام رزق سے کسی نہ کسی حیلے سے بچا لیتا ہے - اب حرام چیزوں کا ذکر فرماتا ہے

حرم علیکم المیتۃ - مردار کے اندر ایک خطرناک زہر ہوتا ہے جس کا نتیجہ انسان کے لئے اچھا نہیں - چنانچہ جتنی مردار خوار قومیں ہیں ان کی زبان جلد - عقل موٹی اور بھدی ہوتی ہے - اوروں کو نہیں تو چوہڑوں کو دیکھ لیں شریف گھروں سے کہلاتے ہیں انہی کے ساتھ زیادہ تعلق رکھتے ہیں - مگر پھر بھی مردار خواری کا اثر ان کی شکلوں اور عقلوں سے ظاہر ہے -

والدم - ہم نے ایسی قومیں دیکھی ہیں جو جانور کا خون پی جاتی ہیں یا اسے بھون کر کھا لیتی ہیں - خون میں اس قسم کی زہریں ہوتی ہیں جن سے اعصاب کو تشنج - فالج - استرخا ہو جاتا ہے -

ولحم الخنزیر - اس جانور کا گوشت کہانے سے قوت شہوت - غضب میں بہت ترقی ہوتی ہے اور یہی دو قوتیں ہیں - جو تمام قسم کی بداخلاقیوں کی جڑ ہیں - یہودی تو اس کا نام تک نہیں لیتے - بعض مسلمانوں میں بھی یہ بات ہے کہ وہ خنزیر یا سؤر نہیں کہتے -

وما اھل بہ لغیر اللہ - وہ جانور جو نامزد کیا گیا ہو اللہ کے غیر کے لئے ایسے جانور تقرب و حاجت روائی کے لئے ذبح کئے جاتے ہیں -

غیر باغ - دل سے چاہنے والا نہ ہو -

ولا عاد - اور پھر اضطرار کی ضرورت سے حد سے بڑھنے والا نہ ہو -

۱۲ - مارچ ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع نمبر ۵)

انّ الّذین یکتمون ما انزل اللّٰہ - اس سورہ شریف مین اللہ تعالیٰ نے قسم قسم کی کامیابیوں اور فتحمندیوں کے وصول بتلائے ہین - میرے اپنے اعتقاد کے مطابق یہ تمام سورۃ جہاد کی ترغیب کے لئے ہے اور اس مین جا بجا مجاہدین کو بتایا ہے کہ وہ کس طرح مظفر ومنصور ہوسکتے ہین - پارہ اول مین مفلحون کے معنے مظفر ومنصور کے ہین - ربع کا تاج بھلا جہاد کے سوا کسی کے سر پر رکھا جاسکتا ہے - پھر اس کے بالمقابل ان الّذین کفروا کا ذکر ہے جس کے بعد عذاب عظیم آیا ہے گویا دو گروہ بتادئے ہین - جنمین مقابلہ ہوگا اللہ تعالیٰ چاہیگا - تو مین کسی دوسرے مقام پر اس کی تشریح کرونگا - یہان صرف اتنا بتادیتا ہون - کہ ایک جگہ فرمایا -

واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ - پھر صاف تبلایا - ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ اموات پھر فرمایا - ولنبلونکم بشیئ من الخوف والجوع - یہ سب چیزین ایسی ہین - جن کی ضرورت جہاد میں ہے - پھر جہاد مین ضروری ہے - کہ اللہ پر پورا ایمان ہو اور موقوف ہے توحید پر اور توحید کامل نہین ہوتی - جب تک شرک سے نفرت نہ ہو اسی حالت ومن الناس من یتخذ مین شرک سے منع فرمایا - اور تبلایا کہ مومن کو چاہیئے اکل حلال سے غازی بنے - پھر اسی پر بس نہین کہ حلال کھانے کا عادی بنے بلکہ ترک حرام بھی کرے - پھر اس ترک حرام مین سے ایک اعلیٰ حرام خوری کا ذکر کیا ہے - کل کے درس مین اصول محرمات کا ذکر تھا - استنباطی طاقت جب پیدا ہوتی ہے - جب بطور مثال کچھ بیان ہو - چنانچہ یہان ایک مثال اس آیت مین ذکر کردیگئی ہے

ما انزل اللّٰہ من الکتاب - جو کچھ اتارا اللہ نے ایک کامل مجموعہ مین -

ثمنا قلیلا - مول بہت تھوڑا لیتے دنیا جیسا کہ فرمایا قل متاع الدنیا قلیل رکوع ب -

ما یاکلون فی بطونہم الا النار - اس طرز عمل کا نتیجہ سوا اس کے نہین کہ جل بھن کر اندر ہی اندر کباب ہوتے رہین -

لا یکلمہم اللّٰہ یوم القیامۃ - لوگ اپنا مال - اپنی دولت اپنی عزت - اپنی آبرو کسی بڑے کی بات سننے کے لئے خرچ کردیتے ہین -

پس اللہ کی ذات سے جو تمام حسینون - عالمون اور بادشاہون کا خالق ہے کلام کرنے کو کیون دل نہ تڑپتا ہوگا - سو خدا تعالیٰ ایسے لوگون کو دوسری سزا یہ دیگا کہ ان سے کلام نہ کریگا - اندھا آدمی جو دیکھنے کے عجائبات سے واقف نہین ہوتا وہ اگر دید کی حرص نہ کرے تو تعجب نہین اسی طرح جسے کلام الٰہی کی عذوبیت سے آگاہی نہین وہ اگر اسے عذاب نہ سمجھے تو نہ سمجھے یہ سب سے بڑا عذاب ہے - پھر ایک اور دکھ ہوگا وہ یہ کہ مزکی نہ کریگا بلکہ ان کے لئے عذاب ہے

عذاب الیم - یہ عذاب عذوبیت والا نہین بلکہ دکھ دینے والا

اشتروا الضلالۃ بالھدیٰ - ان لوگون نے حرام خوری سے کیا فائدہ لیا - سوا اس کے کہ ضلالت کو ہدایت کے بدلے خریدا - یہ اس طرح کہ حرام خوری سے دعائیں قبول نہین ہوتین - جب دعائین قبول نہ ہوئین تو یہ کہہ دیا کہ اچھا دعائین بھی دیکھ لیں اس قول کا نتیجہ کفر ہے - پس بجائے اس کے کہ مغفرت حاصل کرین - انہین عذاب ہوگا

فما اصبرھم علی النار - ان کے نظارے دیکھنے والے یہ کہین گے -

بعض صوفیون نے بھی بعض جرأت کے کلمے کہے ہین - مثلاً یہ کہ دوزخ مین کیا رکھا ہے حالانکہ وہ دنیا کی ایک معمولی تکلیف کو تو برداشت کر نہین کرسکتے - مثلاً تپ چڑھی ہو تو ہائے پکار سے شور برپا کردیتے ہین - تو گیا دوزخ جو بڑے دکھ کا مقام ہے اسے انہون نے کچھ معمولی سمجھ لیا ہے - اصل بات یہ ہے کہ دید وشنید برابر نہین ہوتی -

ان الّذین اختلفوا - اس کے معنے مین جن لوگون نے اسکی خلاف ورزی کی ہے شقاقٍ بعید - یعنے ہمارے اور ان کے درمیان جو تعلقات تھے اور جو وصل تھا اس مین شق آگیا - شق بھی پرلے درجہ کا بیجائی ... پاؤن پاڑنا اس مفہوم کو خوب ادا کرتا ہے

لیس البرّ ان تولّوا وجوھکم - چونکہ اس سے پہلے خدا تعالیٰ وللّٰہ المشرق والمغرب فرماچکا ہے کہ جدھر تمہارا رخ ہوگا ادھر ہی میرا رخ ہے - یعنی میری نصرت تمہارے ساتھ ہوگی اس پر صحابہ نے خیال کیا ہوگا - کہ ہم سے بڑا کون ہے - کیونکہ جدھر ہماری توجہ ہے ادھر ہی خدا کی توجہ ہے - اس لئے فرمایا ہے تو ٹھیک مگر نیکی صرف جہاد وفتوحات سے وابستہ نہین اور نہ صرف مشرق ومغرب کو فتح کرلینا کافی ہے بلکہ ضروری ہے کہ

من اٰمن باللّٰہ - اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو -

والیوم الاٰخر - اس وقت پر ایمان ہو جہان انسان اپنے اعمال کے نتائج دیکھتا ہے یہ یاد رکھو کہ انسان کی فطرت مین یہ بات رکھی گئی ہے کہ جس کے ساتھ اس کا تعلق ہوتا ہے - اس کی صفات کے خلاف حتے الوسع کوئی بات نہین کرتا اس خیال سے کہ اسکی نظر سے گر نہ جائے - پس حضرت حق سبحانہ کے قرب کے لئے بھی ہم مین ایمان اور فضائل اور کفر ورذائل سے بچنے کی ضرورت ہے -

والملائکۃ - پھر ایمان بالملائکہ بڑا ضروری ہے - میرے خیال مین یہ چوتھی مرتبہ ملائکہ کا ذکر کیا ہے ایک تو وہان بیان ہوا جہان یہود کی خفیہ سوسائٹیون کا ذکر کیا ہے جنھون نے ہاروت ماروت کی مدد سے اس زمین کو ہرت ومرت کردیا -

پھر دوسرا وہ مقام ہے - جہان بتایا ہے کہ ایک وہ علوم مین جن کا تعلق قلب کے ساتھ ہے اور ایک وہ جن کا تعلق دماغ کے ساتھ ہے ان دونون مین جو تحریک کرنیوالے سردار ہین ان کا نام جبرئیل ومیکائیل ہے -

پھر تیسرا مقام آدم کے قصے مین ہے - چوتھی بار یہان ذکر کیا ہے اور مین نے بارہا بتایا ہے کہ وہ تمام پاک تحریکین جن کا انجام بخیر ہو - ملائکہ کی طرف سے ہوتی ہین -

والکتٰب - پھر اللہ کی رضامندیون کی راہین جہان مذکور ہین وہ اس کی بھیجی ہوئی کتابین ہین ان کا ماننا ضروری ہے - انسان اگر جناب الٰہی کے صفات سے آگاہ نہین - ملائکہ کی تحریک کو نہین سمجھتا تو کلام الٰہی ہی سے سمجھے - والنبیّین خدا کی جناب سے غیب کی آگاہی پانے والے کو عطا ہوتی ہے - اللہ کی کتابون مین سے سب سے جامع کتاب قرآن مجید اور تمام کمالات انبیاء کا جامع محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے - آدمی پہلے قرآن کریم پڑھے - پھر حضرت نبی کریم کے سوانحعمری (جنمین احادیث شامل ہین) مین کامل یقین سے گواہی دیتا ہون - کہ ایسا کامل انسان پھر پیدا نہین ہوسکتا -

اب عمل صالحہ کا ذکر آتا ہے - واٰتی المال علیٰ حبّہ - یعنی محبت الٰہی کیساتھ مال کو خرچ کرے - بعض لوگ حبہ کا ترجمہ کرتے ہین - وہ مال جس سے محبت ہے - مگر میرے

نزدیک جس عمل میں اخلاص و ثواب نہ ہو۔ وہ کسی کام کا نہیں۔

ذوی القربیٰ۔ اب اس مال کے مصارف بتلاتا ہے انسان غیروں کو دیتا ہے مگر رشتہ داروں کو نہیں دیتا۔ کیونکہ ان سے بوجہ ترکون کے معاملات کے بعض اوقات ناراضی بھی ہوتی ہے۔

والیتمیٰ۔ پھر یتیم کو دے کیونکہ اس سے بدلے کی امید نہیں۔

والمساکین۔ پھر ان لوگوں کو دے جو بے دست و پا ہیں۔ میرے خیال میں تین قسم کے لوگ مساکین ہو سکتے ہیں۔ ایک تو وہ جو کام نہیں کر سکتا۔ بوجہ معذوری۔ اور یہ دو طرح ہے۔ مثلاً ایک شخص لوہاری کا کام جانتا ہے مگر اوزار نہیں رکھتا یا سینا تو جانتا ہے مگر سوئی اور قینچی و گز نہیں۔ پس یہ اسباب ان کو مہیا کر دینے چاہئیں کیونکہ بغیر ان کے وہ بھی اپاہج کے حکم میں ہیں۔ ایک اور مثال سنو۔ کوئی کسب جاننے والا ہے تو سہی۔ مگر وہاں اس کے ہنر کا کوئی قدر دان نہیں یا دکان چلانے کے لئے مکان نہیں پس اپاہج ہو عدم مال کی وجہ سے یا عدم اعضا کی وجہ سے ہر دو صورت مستحق امداد ہے۔

وابن السبیل۔ مسافر کو بعض وقت بہت مشکلات پیش آجاتی ہیں۔ مثلاً نقدی چوری ہو گئی۔ یا کسی اتفاق سے چند پیسے کرایہ کے گم ہو گئے وغیرہ۔ یا ٹکٹ گم ہو گیا

والسائلین۔ سوال کرنے والوں سے آجکل بہت برا سلوک کیا جاتا ہے۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ جب کوئی سوالی ان کے سامنے آیا تو انہوں نے اس پر عیب لگانے شروع کئے۔

وفی الرقاب۔ گردنوں کے چھڑانے سے مراد غلاموں کا آزاد کرنا ہے ایک دفعہ ایک غیر مذہب کا شخص بڑے زور سے کہہ رہا تھا۔ غلاموں کی آزادی دلانے والا عیسائی مذہب ہے۔ میں نے کہا کہ مسیح ناصری نے کوئی قانون ان کے لئے نہیں بتایا نہ کوئی حصہ مقرر کیا مگر ہماری شریعت میں قانون ہے جو ان آیات میں مذکور ہے اور پھر بیت المال کا بھی حصہ ان کے لئے مقرر ہے۔

چھ مصرفوں کا ذکر تو یہاں کیا اور پارہ ۱۰ میں دو مصرف اور بتائے ہیں۔ ایک مولفۃ القلوب۔ میرے نزدیک اس زمانہ میں بھی یہ بہت ضروری ہے۔ دوم اس محکمۂ زکوٰۃ کے جو ملازم ہیں ان کی تنخواہ۔

واقام الصلوٰۃ۔ وہ پاک عبادت جس کا نام نماز ہے۔ غفلتوں سستیوں ناکامیوں میں اسے قائم رکھے۔

واٰتی الزکوٰۃ۔ زکوٰۃ دے تزکیہ نفس بھی کرے۔

والصابرین فی البأساء۔ باسار کہتے ہیں۔ غریبی تنگدستی کو یہ بری بلا ہے کسی کے گھر میں شادی ہو۔ غریب کے گھر میں بیوی بچوں کے اصرار کی وجہ سے جو وہ کپڑوں اور زیوروں کی وجہ سے کر رہے ہیں۔ ماتم ہو رہا ہے۔ امراء میں عید ہے مگر غریب کے گھر رونا پڑا ہوا ہے۔ مگر مومن ان مشکلات کی کچھ پروا نہیں کرتا پھر اس سے بڑھ کر مشکل ایک اور ہے۔

والضرآء۔ وہ کیا ہے بیماری۔ چاہے کان ہی کیوں دکھتا ہوا ہو۔ پیٹ میں کیوں نہ درد ہو۔ آنکھ ہی دکھتی ہو۔ سارا مریض کے لئے اندھیر ہو جاتا ہے۔ اور دولت۔ بیوی۔ بچے۔ عیش و عشرت کے سامان سب برے معلوم ہوتے ہیں ایک شخص میرے پاس آیا کہ بیوی حسین موجود ہے قوت رجولیت نہیں۔ خودکشی کر لوں گا اگر تم نے کوئی امید نہ دلائی۔ دیکھو کیسا نازک مقام ہے مگر مومن نہیں گھبراتا وہ استقلال و استقامت سے رہتا ہے۔ پھر اس سے بھی بڑھ کر ایک اور مصیبت ہے۔

وحین البأس۔ وہ ہے مقدمات کی (خواہ جہاد شمشیر کی صورت میں ہو خواہ جہاد قلم کے رنگ میں ہو۔) یہ بہت بڑی بلا ہے دیکھو جنگوں میں کتنی سلطنتیں تباہ ہوئیں کتنی مقروض ہوئیں کتنے جوان سپاہی اور سپہ سالار ہلاک ہوئے ایسے وقت سچا مومن وہ ہے جو مستقل مزاج ہے۔

۱۲۔ مارچ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۶)

کتب۔ لکھا گیا ہے یہ قانون۔

قصاص۔ بدلہ جو وارثان مقتول۔ قاتل سے لیتے ہیں۔ اس میں جہاد کا ایما ہے کہ جب قصاص ضروری ہے تو پھر تم بھی اپنے مقتولوں کا بدلہ لو۔ جو کفار وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں

حر۔ آزاد۔ امیل۔ باقی رہی یہ بات کہ حر عبد کے مرد عورت کے مقابلہ میں بھی مارا جاتا ہے یا نہیں اس کا جواب پ ۶ سورۃ مائدہ رکوع ۱۱ میں موجود ہے۔ ان النفس بالنفس۔ عفی لہ۔ قتل کا بدلہ یا دیت کا کچھ حصہ ہی معاف کر دیا جائے

فاتباع بالمعروف۔ وارثان مقتول کو تابع ہونا چاہیئے۔ قاتل کے ساتھ قاعدہ حکومت و عرف کے مطابق اور چونکہ بدلہ قتل نہیں لیا گیا اس لئے خوبی سے ادا کریں۔

ذلک تخفیف من ربکم و رحمۃ۔ عرب میں ایک کے بدلے سینکڑوں قتل کر دیئے جاتے تھے بڑوں کا جو غلام ہوتا اگر وہ قتل ہو جاتا تو اس کے بدلے میں کئی حر مارے جاتے۔ اس لئے الحر بالحر کا قانون مقرر کر کے فرماتا ہے۔ یہ خاص تخفیف ہے تمہارے رب کی اور اس کی رحمت اس سے پہلے ایک معمولی بات پر جنگیں ہو کر ہزاروں کے کشت و خون کی نوبت پہنچ جاتی مگر اب یہ بات نہیں بلکہ صرف ایک کے بدلے میں ایک کو قتل کرنے کا حکم ہے۔

فمن اعتدیٰ۔ اگر پھر وہی اپنا رواج چلاؤ گے۔ تو تمہیں ایک دکھ دینے والا عذاب پہونچیگا۔ خدا کی طرف سے یا حکام کی طرف سے جو کہ وہ مناسب موقعہ و حال تجویز کریں گے۔

ولکم فی القصاص حیوۃ۔ اس قصاص میں تمہاری زندگی ہے۔ وہ اس طرح کہ اب ایسا نہ ہوگا کہ ایک کے بدلے میں ہزاروں کے کشت و خون کی نوبت پہونچے۔ بلکہ حکومت قصاص لیگی اور قاتل و وارثان مقتول بچ کر کام کریں گے۔ اس طرح آبادی کی تعداد بڑھ جائے گی۔

یااولی الالباب۔ صاحبان عقل کو خصوصیت سے خطاب فرمایا کیونکہ اس راز کو موٹی عقلیں نہیں سمجھ سکتیں۔ کیونکہ بدلہ لینا ہر کس و ناکس کا کام نہیں ہے۔ بلکہ شریعت کے بہت سے ایسے کام ہیں جو انسان کی اپنی ذات سے وابستہ ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں۔ جو حکام سے مخصوص ہیں جن لوگوں نے اس بھید کو نہیں سمجھا انہوں نے نقصان اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پر فرمایا۔ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ جو لوگ حکام کی پابندی نہیں کرتے وہ خطرے میں ہیں۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)